Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم اتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۔۔ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۷ صفر ۱۳۹۹ھ ، ۷ صلح ۱۳۵۸ ہش ، ۷ جنوری ۱۹۷۹ء | نمبر ۵

بحرِ حکمت کے موتی جوامع الکلم، جواہر الکلام

اگر تم ایمان دار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ

اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری کی راہیں اختیار کیں تو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا

ارشادِ باری تعالیٰ

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ (البقرہ آیت ۱۵۳)

ترجمہ:- پس (جب میں اس قدر فضل کرنے والا ہوں تو) تم مجھے یاد رکھو میں (بھی) تمہیں یاد رکھوں گا اور میرے شکر گزار بنو اور میری ناشکری نہ کرو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ

(۱) اِنَّهٗ كَانَ اِذَا جَآءَهٗ اَمْرُ سُرُوْرٍ اَوْ بُشِّرَ بِهٖ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى (ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی سجود الشکر)

ترجمہ:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوشی کی خبر آتی تھی تو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لئے آپ فوراً سجدہ میں گر پڑتے تھے۔

(۲) اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهٰى اِلٰى ذِيْ طُوًى وَقَفَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ ... لَيَضَعُ رَاْسَهٗ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ حِيْنَ رَاٰى مَا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْفَتْحِ حَتّٰى اِنَّ عُثْنُوْنَهٗ لَيَكَادُ يَمَسُّ وَاسِطَةَ الرَّحْلِ

(سیرت ابنِ ہشام)

ترجمہ:- جب (فتح مکہ کے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذی طویٰ میں پہنچے تو آپ نے اپنی سواری پر توقف کیا۔۔۔ تاکہ اپنا سر (شکر گزاری کے طور پر) خدا کے سامنے جھکا لیں۔ پھر یہاں تک آپ جھکے کہ آپ کی ٹھوڑی قریب تھا کہ کجاوہ کی لکڑی سے لگ جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) "یہ تعجب کا مقام نہیں بلکہ ہزار در ہزار شکر کا مقام اور ایمان اور یقین بڑھانے کا وقت ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے رسولؐ کی پیشگوئی میں ایک منٹ کا بھی فرق پڑنے نہیں دیا اور نہ صرف اس پیشگوئی کو پورا کر کے دکھلایا بلکہ آئندہ کے لئے بھی ہزاروں پیشگوئیوں اور خوارق کا دروازہ کھول دیا۔ اگر تم ایمان دار ہو تو شکر کرو اور شکر کے سجدات بجا لاؤ کہ وہ زمانہ جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار روحیں اس کے شوق میں ہی سفر کر گئیں وہ وقت تم نے پا لیا۔" (فتح اسلام)

(۲) "تمہارا اصل شکر تقویٰ اور طہارت ہی ہے مسلمان کو پوچھنے پر الحمد للہ کہہ دینا سچا سپاس اور شکر نہیں ہے۔ اگر تم نے حقیقی سپاس گزاری یعنی طہارت اور تقویٰ کی راہیں اختیار کر لیں تو میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تم سرحد پر کھڑے ہو کوئی تم پر غالب نہیں آ سکتا۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء بحوالہ ملفوظات جلد اول ص ۴۹)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۷ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

فلو کی تکلیف ابھی چل رہی ہے

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، تادیر سلامت رکھے اور ہر لحظہ اپنی خاص تائید و نصرت کے سایہ میں رکھے۔ آمین

بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء بعد نماز مغرب وعشاء حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مکرم مسعود احمد صاحب خالد ابن محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے (ناظر بیت المال آمد و پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ) کا نکاح بعوض دس ہزار روپیہ حق مہر شاہدہ پروین صاحبہ بنت مکرم بشیر احمد صاحب نظام دار الرحمت وسطی ربوہ کے ہمراہ پڑھا۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

تحریک وقفِ جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے وقفِ جدید کے سلسلہ میں فرمایا:-

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں، کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دیگا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اُتارے گا۔"

(الفضل ۷ جنوری ۱۹۵۸ء)

حضورؓ کے مندرجہ بالا ارشاد سے تحریک وقفِ جدید کی اہمیت واضح اور عیاں ہے۔ تمام انصار بھائیوں بالخصوص زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کو تیز کریں۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۷ر صفر ۱۳۹۹ھ
۱۷ر صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعمتِ خلافت کا ایک تابناک پہلو اور ہمارا جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ ایک خدائی جماعت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے عظیم الشان مامور امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی غرض سے قائم فرمایا ہے اور اسے اس مقصد میں بتدریج کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے خلافت کی عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔

اس نعمت کا سب سے مہتمم بالشان پہلو جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان کا آئینہ دار ہے یہ ہے کہ یہ جماعت دائمی طور پر اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے ایک خلیفہ اور امام عالی مقام کے ہاتھ پر جمع کر دی گئی ہے جو ان پر ماں باپ سے بھی بڑھ کر شفیق و مہربان ہے جو ان کے غم غلط اور دکھ دور کرنے میں کوشاں رہتا اور ان کے لئے دن اور رات دعائیں کرکے ان کے واسطے خوشی و خوشحالی۔ خیر و عافیت تائید و نصرت اور حفاظت کا طلب گار رہتا اور خدا تعالیٰ کی جناب میں انہیں قبولیت کے لائق بنانے میں محو رہتا ہے۔ ادھر افراد جماعت اپنے خلیفہ برحق سے مثالی محبت کے رشتہ میں منسلک ہوتے ہیں۔ وہ اپنی اس بے لاگ محبت کا اظہار ایسے والہانہ انداز میں کرتے ہیں کہ جس کی فی زمانہ کوئی اور مثال ڈھونڈنا محال ہے جہاں وہ خود اپنے افراد جماعت کے لئے دعائیں کرنے سے کبھی نہیں تھکتا اور ان کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے جان تک سے دریغ نہیں کرتا وہاں خود افرادِ جماعت فداکاری و جاں نثاری میں اپنا جواب نہیں رکھتے اور وہ اپنے امام عالی مقام کی صحت و عافیت درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں کرنے کو سعادتِ عظمیٰ تصور کرتے ہیں اور اپنے امام کے لئے دعاؤں کو اپنی ذاتی اور نجی دعاؤں پر مقدم رکھتے ہیں۔ الغرض یہ جماعت آج روئے زمین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی ایک جیتی جاگتی زندہ جاوید مثال ہے کہ:-

"خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِیْنَ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ"۔

(مسلم کتاب الامارۃ)

ترجمہ: تمہارے بہترین امام وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں تم اُن کے لئے دعا کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعا کرتے ہیں۔

ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کی ایک عظیم الشان برکت یہ ہے کہ وہ ہر سال نعمتِ خلافت کے اس عظیم الشان پہلو کو نہایت مہتمم بالشان طریق پر آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے۔ یہ وہ آئینہ ہے جس میں خلافت کی نعمت کا یہ عظیم الشان پہلو اس شان سے منعکس ہوتا ہے کہ دنیا ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہتی۔ امسال ہمارے ۸۶ ویں جلسہ سالانہ میں بھی اس کا ایسا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا کہ روحوں پر اہتزاز کی کیفیت طاری ہوئے بغیر نہ رہی۔ جلسہ سالانہ میں احبابِ جماعت کے لئے سب سے بڑی کشش ہی یہ ہوتی ہے کہ انہیں اپنے جان و دل سے عزیز آقا ایدہ اللہ کی زیارت کرنے۔ حضور کی تریاقی صحبت سے مستفیض ہونے، حضور کی زبانِ فیض ترجمان و معجز بیان سے عطا ہونے والے علوم و معارف سے بہرہ ور ہونے، حضور کی بیش قیمت مقبول دعاؤں کا مورد بننے اور ربوہ کے اثر و جذب میں ڈوبے ہوئے ماحول میں خود حضور کے لئے، اپنے لئے، اپنے ملک کے لئے، عالم اسلام کے لئے اور تمام بنی نوع انسان کے لئے دعائیں کرنے کا انمول موقع میسر آئے گا۔ اسی لئے احباب نہ صرف پاکستان کے کونہ کونہ سے بلکہ مشرق و مغرب کے دور دراز کناروں تک سے دیوانہ وار کھنچے چلے آتے ہیں۔ وہ زرِ کثیر خرچ کرتے ہیں۔ شدید سردی کے موسم میں سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔ گھر کے آرام کو خیرباد کہہ کر وہ انتہائی تنگ جگہوں میں زمین پر سوتے اور نہایت سادہ کھانا کھاتے ہیں تاکہ وہ تُحِبُّوْنَھُمْ وَیُحِبُّوْنَکُمْ وَتُصَلُّوْنَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّوْنَ عَلَیْکُمْ کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے خدائی انوار و برکات اور افضال و انعامات سے اپنی جھولیاں بھریں اور ایک نئی حیات سے ہمکنار اور روحانی اموال سے مالا مال ہو کر اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔

سو الحمد للہ امام اور ماموم یعنی سراپا شفقت و محبت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور پاکستان ہی نہیں بلکہ اطراف و جوانب عالم سے آئے ہوئے مخلص و فدائی تقریباً پونے دو لاکھ افراد جماعت کے مابین تعلق محبت اور ایک دوسرے کی خیر خواہی اور ایک دوسرے کے لئے دعاؤں اور جاں نثاری و فداکاری کے ایسے ایسے منظر دیکھنے میں آئے جو اپنی مثال آپ تھے ان کی کسی قدر تفصیل (باقی صفحہ پر)

ہمارا جلسہ سالانہ

مئے وحدت کا خمخانہ، دل و جاں اُس کا نذرانہ
ہمارا جلسہ سالانہ، ہمارا جلسہ سالانہ
نظر بھر دیکھا تُو نے کونہ کونہ جگمگا اُٹھا
شمع روشن ہوئی گرتا ہے پروانے پہ پروانہ
غلامانِ محمدؐ، مہدیٔ دوراںؑ کے شیدائی
بنا ڈالا جنہوں نے رشکِ جنت، ایک ویرانہ
کھنچے آتے ہیں اکثر زائرین اطرافِ عالم سے
ہوئے پھر رونما دُنیا میں اعجازِ مسیحانہ
فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ مُردگاں نے زندگی پائی
کھنچا آیا مئے عرفان کا ہر ایک مستانہ
سماں اجلاسِ بُنیانٌ مرصوص کا آؤ دیکھتے جاؤ
یہ ہے دیوانگانِ نُور کا اندازِ فرزانہ
مواعظِ حسنہ ہیں ابلاغِ دینِ حق کی قندیلیں
عمل میں پختگی، زورِ بیاں، اخلاق شاہانہ
بجھی ہے تشنگی رُوحِ حزیں کی تیری محفل میں
رہے لاکھوں برس ساقی ترا آباد میخانہ
لَاَغْلِبَنَّ پر ایمان محکم مردِ مومن کا
اخُوّت خیز، شفقت ریز ہو ضربِ کلیمانہ
مسیحؑ وقت آیا، وقت پھر نہ ہاتھ آئے گا
بناتے جاؤ گلشن تم نظر آئے جو ویرانہ
مساجد میں جگہ تِل دھرنے کو رہتی نہیں ہمدم
خشوعِ قلب، شوقِ ذکرِ حق، فکرِ حکیمانہ
اُجالا ہو گیا، تاریک دل میں صُبحِ نو اُبھری
نظر آنے لگا اپنا مجھے ہر ایک بیگانہ
جہاں میں غلبۂ دینِ محمدؐ کیلئے راشد
ہے تکمیلِ اشاعت مُدعائے جلسہ سالانہ

(عنایت اللہ راشد۔ بوریوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی صفت تکلم

(۴)

(محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا)

الہام کیا چیز ہے اور وہ کس طور سے ہوتا ہے اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

"الہام کیا چیز ہے؟ وہ پاک اور قادر خدا کا ایک برگزیدہ بندہ کے ساتھ یا اس کے ساتھ جس کو برگزیدہ کرنا چاہتا ہے ایک زندہ اور باقدرت کلام کے ساتھ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ سو جب یہ مکالمہ اور مخاطبہ کافی اور تسلی بخش سلسلہ کے ساتھ شروع ہو جائے۔ اور اس میں خیالات فاسدہ کی تاریکی نہ ہو اور نہ غیر مختتم اور چند بے ہودہ لفظ ہوں اور کلام لذیذ اور پرحکمت اور پرشوکت ہو تو وہ خدا کا کلام ہے جس سے وہ اپنے بندہ کو تسلی دینا چاہتا ہے۔ اور اپنے تئیں اس پر ظاہر کرتا ہے۔ ہاں کبھی ایک کلام محض امتحان کے طور پر ہوتا ہے۔ اور پورا اور بابرکت سامان اپنے ساتھ نہیں رکھتا۔ اس میں خدا تعالیٰ کے بندہ کو اس کی ابتدائی حالت میں آزمایا جاتا ہے۔ تا وہ ایک ذرہ الہام کا مزہ چکھ کر پھر واقعی طور پر اپنا حال و قال پہلے ملہموں کی طرح بناوے۔ یا ٹھوکر کھاوے۔ پس اگر وہ حقیقی راستبازی صدیقوں کی طرح اختیار نہیں کرتا تو اس نعمت کے کمال سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور صرف بے ہودہ لاف زنی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ کروڑہا نیک بندوں کو الہام ہوتا رہا ہے۔ مگر ان کا مرتبہ خدا کے نزدیک ایک درجہ کا نہیں بلکہ خدا کے پاک نبی جو پہلے درجہ پر کمال صفائی سے خدا کا الہام پانے والے ہیں۔ وہ بھی مرتبہ میں برابر نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

یعنی بعض نبیوں کو بعض نبیوں پر فضیلت ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ الہام محض فضل ہے۔ اور فضیلت کے وجود میں اس کو دخل نہیں۔ بلکہ فضیلت اس صدق اور اخلاص اور وفاداری کی قدر پر ہے۔ جس کو خدا جانتا ہے۔ ہاں الہام بھی اگر اپنی بابرکت شرائط کے ساتھ ہو تو وہ بھی ان کا ایک پھل ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر اس رنگ میں الہام ہو کہ بندہ سوال کرتا ہے۔ اور خدا اس کا جواب دیتا ہے۔ اس طرح ایک ترتیب کے ساتھ سوال و جواب ہو۔ اور الٰہی شوکت اور نور الہام پایا جاوے۔ اور علوم غیب یا معارف صحیحہ پر مشتمل ہو تو وہ خدا کا الہام ہے۔ خدا کے الہام میں یہ ضروری ہے کہ جس طرح ایک دوست دوسرے دوست سے مل کر باہم ہم کلام ہوتا ہے۔ اسی طرح رب اور اس کے بندے میں ہم کلامی واقع ہو۔ اور جب یہ کسی امر میں سوال کرے تو اس کے جواب میں ایک کلام لذیذ فصیح خدا تعالیٰ کی طرف سے سنے جس میں اپنے نفس اور فکر اور غور کا کچھ بھی دخل نہ ہو۔ اور وہ مکالمہ اور مخاطبہ اس کے لئے موہبت ہو جائے تو وہ خدا کا کلام ہے۔ اور ایسا بندہ خدا کی جناب میں عزیز ہے۔ مگر یہ درجہ کہ الہام بطور موہبت ہو اور زندہ اور پاک الہام کا سلسلہ اپنے بندہ سے حاصل ہو۔ اور صفائی اور پاکیزگی کے ساتھ ہو۔ یہ کسی کو نہیں ملتا بجز ان لوگوں کے جو ایمان اور اخلاص اور اعمال صالحہ میں ترقی کریں۔ اور نیز اس چیز میں جس کو ہم بیان نہیں کر سکتے۔ سچا اور پاک الہام الوہیت کے بڑے بڑے کرشمے دکھلاتا ہے۔ بارہا ایک نہایت چمکدار نور پیدا ہوتا ہے۔ اور ساتھ اس کے پرشوکت اور ایک چمکدار الہام آتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ ایک ملہم اس ذات سے باتیں کرتا ہے۔ جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ دنیا میں خدا کا دیدار یہی ہے کہ خدا سے باتیں کرے۔ گر اس ہمارے بیان میں انسان کی وہ حالت داخل نہیں ہے۔ جو کسی کی زبان پر بے ٹھکانہ کوئی لفظ یا فقرہ یا شعر جاری ہو۔ اور ساتھ اس کے کوئی مکالمہ اور مخاطبہ نہ ہو بلکہ ایسا شخص خدا کے امتحان میں گرفتار ہے کیونکہ اس طریق سے بھی سست اور غافل بندوں کو آزماتا ہے کہ کبھی کوئی فقرہ یا عبارت کسی کے دل پر یا زبان پر جاری کی جاتی ہے۔ اور وہ شخص اندھے کی طرح ہو جاتا ہے نہیں جانتا کہ وہ عبارت کہاں سے آئی۔ خدا سے یا شیطان سے سو ایسے فقرات سے استغفار لازم ہے۔ لیکن اگر ایک صالح اور نیک بندہ کو بے حجاب مکالمہ الٰہی شروع ہو جائے۔ اور مخاطبہ اور مکالمہ کے طور پر ایک کلام روشن۔ لذیذ پرمعنی پرحکمت پرشوکت کے ساتھ اس کو سنائی دے اور کم سے کم بارہا اس کو ایسا اتفاق ہوا ہو کہ خدا میں اور اس میں عین بیداری میں دس مرتبہ سوال و جواب ہوا ہو۔ اس نے سوال کیا اور خدا نے جواب دیا۔ پھر اسی وقت عین بیداری میں اس نے کوئی اور عرض کی اور خدا نے اس کا بھی جواب دیا۔ پھر گزارش عاجزانہ کی۔ خدا نے اس کا بھی جواب عطا فرمایا۔ ایسا ہی دس مرتبہ تک خدا میں اور اس میں باتیں ہوتی رہیں۔ اور خدا نے بارہا ان مکالمات میں اس کی دعائیں منظور کی ہوں۔ عمدہ عمدہ معارف پر اس کو اطلاع دی ہو۔ آنے والے واقعات کی اس کو خبر دی ہو۔ اور اپنے برہنہ مکالمہ سے بار بار کے سوال و جواب میں اس کو مشرف کیا ہو تو ایسے شخص کو خدا تعالیٰ کا بہت شکر کرنا چاہئے۔ اور سب سے زیادہ خدا کی راہ میں فدا ہونا چاہئے۔ کیونکہ خدا نے محض اپنے کرم سے تمام بندوں میں سے اسے چن لیا۔ اور ان صدیقوں کا اس کو وارث بنایا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں۔ یہ نعمت نہایت ہی نادر الوقوع ہو اور خوش قسمتی کی بات ہے جس کو یہ ملی اس کے بعد جو کچھ ہے وہ ہیچ ہے۔

اس مرتبہ اور مقام کے لوگ اسلام میں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں۔ اور ایک اسلام ہی ہے جس میں خدا بندہ سے قریب ہو کر اس سے باتیں کرتا۔ وہ اس کے اندر بولتا ہے۔ اور اس کے دل میں اپنا تخت بناتا اور اس کے اندر سے اسے آسمان کی طرف کھینچتا ہے اور اس کو وہ سب نعمتیں عطا فرماتا ہے جو پہلوں کو دی گئیں۔ افسوس اندھی دنیا نہیں جانتی کہ انسان نزدیک ہوتا ہوتا کہاں تک پہنچ جاتا ہے۔ وہ آپ تو قدم نہیں اٹھاتے۔ اور جو قدم اٹھائے اس کو کافر ٹھہرایا جاتا ہے۔ اور یا اس کو معبود ٹھہرا کر خدا کی جگہ دی جاتی ہے۔ یہ دونوں ظلم ہیں۔ ایک افراط سے اور ایک تفریط سے پیدا ہوا۔ مگر عقلمند کو چاہئے کہ وہ کم ہمت نہ ہو۔ اور اس مقام اور اس مرتبہ کا انکاری نہ رہے۔ اور صاحب اس مرتبہ کی کسر شان نہ کرے۔ اور نہ اس کی پوجا شروع کر دے۔ اس مرتبہ پر خدا تعالیٰ وہ تعلقات اس بندہ سے ظاہر کرتا ہے کہ گویا اپنی الوہیت کی چادر اس پر ڈال دیتا ہے۔ اور ایسا شخص خدا کے دیکھنے کا آئینہ بن جاتا ہے۔ یہی بھید ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے خدا کو دیکھ لیا۔ غرض یہ رہروں کے لئے انتہائی تنبیہ ہے۔ اور اس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں اور پوری تسلی ملتی ہے۔

مگر میں اس نوع پر ظلم کروں گا۔ اگر میں اس وقت ظاہر نہ کروں کہ وہ مقام جس کی میں نے تعریفیں کی ہیں۔ اور وہ مرتبہ مکالمہ اور مخاطبہ کا جس کی میں نے اس وقت تفصیل بیان کی ہے وہ خدا کی عنایت نے مجھے عطا فرمایا ہے۔ تا میں اندھوں کو بینائی بخشوں اور ڈھونڈنے والوں کو اس گمشدہ کا پتہ دوں اور سچائی کو قبول کرنے والوں کو اس پاک چشمہ کی خوشخبری سناؤں جس کا تذکرہ بہتوں میں ہے۔ اور پانے والے تھوڑے ہیں۔ میں سامعین کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے۔ وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔ کاش جو میں نے دیکھا ہے لوگ دیکھیں اور جو میں نے سنا ہے وہ سنیں۔ اور قصوں کو چھوڑ دیں اور حقیقت کی طرف دوڑیں۔ وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے۔ وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے۔ خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے۔ جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔۔۔۔

اے عزیزو! اے پیارو!! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے لڑائی نہیں کر سکتا۔ یقیناً سمجھو کہ کامل علم کا ذریعہ خدا تعالیٰ کا الہام ہے جو خدا تعالیٰ کے پاک نبیوں کو ملا۔ پھر بعد اس کے اس خدا نے جو دریائے فیض ہے یہ ہرگز نہ چاہا کہ آئندہ اس الہام کو مہر لگا دے۔ اور اس طرح پر دنیا کو تباہ کرے۔ بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور مخاطبے کے ہمیشہ دروازے کھلے ہیں۔ ہاں ان کو ان کی راہوں سے ڈھونڈو۔ تب وہ آسانی سے تمہیں ملیں گے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۲۴ تا ۱۲۹)

آپ کو یہ الہام کب ملا۔ اس کے متعلق آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ الہام اس وقت مجھے ملا جب کہ میرے جگر کے ٹکڑے خدا تعالیٰ کے شوق میں اُنس اور عشاقِ الٰہی کی موت میرے پر آئی۔ اور کئی قسم کے جلانے سے میں جلایا گیا اور کئی قسم کے خوفوں سے میں کوٹا گیا۔ اور اہل و عیال سے میرا دل کاٹا گیا۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ کا فضل پیدا ہو گیا اور میرا راستہ کھولا گیا۔ اور میرے چاند کا نور مجھ میں بھرا گیا پس اس سے مجھے دو حصے ملے۔ الہام کا نور اور عقل کا نور۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور کوئی اس کے فضل کو رد نہیں کر سکتا"

(نجم الہدیٰ صفحہ ۱۱ ترجمہ از عربی)

اب میں آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس دے کر کہ اس درجہ عالیہ کے حاصل کرنے کے لئے انسان کو کیا کرنا چاہئے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

"اس جگہ ہر ایک سچے طالب کے دل میں بالطبع یہ سوال پیدا ہوگا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے کہ تا یہ مرتبہ عالیہ مکالمہ الٰہیہ حاصل کر سکوں۔ پس اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک نئی ہستی ہے، جس میں نئی قوتیں، نئی طاقتیں، نئی زندگی عطا کی جاتی ہے۔ اور نئی ہستی پہلی ہستی کے فنا ہونے کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور جب پہلی ہستی ایک سچی اور حقیقی قربانی کے ذریعہ سے جو فدیہ نفس اور فدائے عزت و مال و دیگر لوازم نفسانیہ سے مراد ہے جل جاتی رہے، تو یہ دوسری ہستی فی الفور اس کی جگہ لے لیتی ہے اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ پہلی ہستی کے دور ہونے کے نشان کیا ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب پہلے خواہش اور جذبات دور ہو کر نئی خواہش اور نئے جذبات پیدا ہوں اور اپنی فطرت میں ایک انقلاب عظیم نظر آوے اور تمام حالتیں کیا اخلاقی اور کیا ایمانی اور کیا تعبدی ایسی ہی بدلی ہوئی نظر آویں کہ گویا ان پر اب رنگ ہی اور ہے۔ غرض جب اپنے نفس پر نظر ڈالے تو اپنے تئیں ایک نیا آدمی پاوے۔ اور ایسا ہی خدا تعالیٰ بھی نیا ہی دکھائی دے۔ اور شکر اور صبر اور یادِ الٰہی میں نئی لذتیں پیدا ہو جائیں جن کی پہلے کچھ بھی خبر نہیں تھی۔ اور بدیہی طور پر محسوس ہو کہ اب اپنا نفس اپنے رب پر کلی متوکل اور غیر سے کلی لاپرواہ ہے اور تصور وجود حضرت باری اس قدر اس کے دل پر استیلا پکڑ گیا ہے۔ کہ اب اس کی نظر شہود میں وجود غیر بکلّی معدوم ہے اور تمام اسباب ہیچ اور ذلیل اور بے قدر نظر آتے ہیں۔ اور صدق اور وفا کا مادہ اس قدر جوش میں آ گیا ہے۔ کہ ہر ایک مصیبت کا تصور کرنے سے وہ مصیبت آسان معلوم ہوتی ہے۔ اور نہ صرف تصور بلکہ مصائب کے وارد ہونے سے بھی ہر ایک درد بہ رنگ لذت نظر آتا ہے۔ تو جب یہ تمام علامات پیدا ہو جائیں تو سمجھنا چاہیئے کہ اب پہلی ہستی پر بکلّی موت آ گئی۔

اس موت کے پیدا ہو جانے سے عجیب طور کی قوتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ باتیں جو کہتے دیکھنے پر کر سکتے نہیں اور وہ راہیں جو دوسرے دل کو دکھانے ایک بھی چلتے نہیں اور وہ بوجھ جو دوسرے جا پہنچتے ہیں اٹھاتے نہیں۔ ان سب امور شاقہ کی اسکو توفیق دی جاتی ہے کیونکہ وہ اپنی طاقت سے نہیں بلکہ ایک زبردست الٰہی طاقت اس کی اعانت اور امداد میں ہوتی ہے۔ جو پہاڑوں سے زیادہ اس کی استحکام کی رو سے کر دیتی ہے اور ایک وفادار دل اس کو بخشتی ہے۔ تب خدا تعالیٰ کے جلال کے لئے وہ کام اس سے صادر ہوتے ہیں۔ اور وہ صدق کی باتیں ظہور میں آتی ہیں کہ انسان کیا چیز ہے اور آدم زاد کی حقیقت ہے کہ خود بخود اس کو انجام دے سکے۔ وہ بکلّی غیر سے منقطع ہو جاتا ہے۔ اور ماسوا اللہ سے دونوں ہاتھ اٹھا لیتا ہے اور سب تعلقوں اور فرقوں کو درمیان سے دور کر دیتا ہے۔ اور وہ آزمایا جاتا اور دکھ دیا جاتا ہے۔ اور طرح طرح کے امتحانات اس کو پیش آتے ہیں۔ اور ایسی مصائب اور تکالیف اس پر پڑتی ہیں۔ کہ اگر وہ پہاڑوں پر پڑتیں تو انہیں نابود کر دیتیں اور اگر وہ آفتاب اور ماہتاب پر وارد ہوتیں تو وہ بھی تاریک ہو جاتے۔ لیکن وہ ثابت قدم رہتا ہے اور وہ تمام تکلیفوں کو بڑے انشراح صدر سے برداشت کر لیتا ہے۔ اور اگر وہ ان حوادث میں بھی پیسا جائے اور غبار سا کیا جاوے تب بھی بجز انا مع اللہ کے اور کوئی آواز اس کے اندر سے نہیں آتی۔ جب کسی کی حالت اس نوبت تک پہنچ جائے تو اس کا معاملہ اس عالم سے وراء الوراء ہو جاتا ہے۔ اور ان تمام ہدایتوں اور مقاماتِ عالیہ کو ظلی طور پر پا لیتا ہے۔ جو اس سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو ملے تھے۔ اور انبیاء اور رسل کا وارث اور نائب ہو جاتا ہے

. . . .

اور اس سوال کا جواب کہ جس شخص کو جس مکالمہ الٰہیہ کا نصیب ہو وہ کیوں اور کن حالات میں اضافہ کلام الٰہی کا زیادہ تر مستحق ہوتا ہے۔ یہ ہے کہ اکثر شدائد اور مصائب کے نزول کے وقت اولیاء اللہ پر کلام الٰہی نازل ہوتا ہے۔ تا ان کی تسلی اور تقویت کا موجب ہو۔ جب وہ نزول آفات اور حوادث فوق الطاقت سے نہایت شکستہ اور دردمند اور کوفتہ ہو جاتے ہیں۔ اور حزن اور قلق انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ کی طرف سے کلام ان کے دل پر متجلّی ہوتی ہے۔ اور کلماتِ طیبہ الٰہیہ ان کو سکینت اور تسلی بخشتی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ملہم کی انکساری حالت الہامی آگ کے افروختہ ہونے کے لئے بہت ہی دخل رکھتی ہے۔ جب ایک شرف یاب مکالمہ الٰہی کمال دردمند اور مضطر ہوتا ہے اور اس کی توجہ درد اور حرقت سے ملی ہوئی ایک تار بندھ جانے کی حالت تک پہنچ جاتی ہے۔ اور وہ نیازی اور تضرع اور صدق کے ساتھ ربوبیت کی شعاعوں کو کھینچ جاتی ہے۔ تو یک دفعہ ربوبیت کی ایک شعاع اپنی ربوبیت کی تجلی کے ساتھ اس پر گرتا ہے۔ اور اس کو روشن کر دیتا ہے۔ اور وہ روشنی کبھی کلام کی صورت میں اور کبھی کشف کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے اور رجوع کرنے والے دل کو اس فتیلہ کی طرح جو آگ کے نزدیک پہنچ جاتا ہے اپنے ربانی نور سے منور کر دیتی ہے۔ کیا یہ بدیہی طور پر محسوس نہیں ہوتا جو ایک فتیلہ جو پاکیزہ تیل اپنے اندر رکھتا ہے۔ جب آگ کے نزدیک کیا جاتا ہے۔ تو فی الفور صورت بدل لیتا ہے۔ اور آگ کی صحبت سے واپس آتے وقت ایک چمکتا ہوا شعلہ اپنے ساتھ لاتا ہے۔ پس ایک عاشق اور کامل انسان اس وقت مکالمہ الٰہیہ کے لئے نہایت ہی استعداد قریبہ رکھتا ہے۔ جب وہ دردمند ہو کر آستانہ الٰہی پر گرتا ہے۔ اور ہر ایک طرف سے منقطع ہو کر اس موافقت اور مصادقت کو جو اس کے رگ و ریشہ میں رچی ہوئی ہے۔ ایک تازہ اور نیا جوش دیتا ہے۔ اور روح تاک روح کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد کے لئے التجا کرتا ہے۔ تب خدا تعالیٰ اس کی سنتا ہے اور اسے توجہ اور محبت کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اور اس پر رحم کرتا ہے۔ اور اس کی دعاؤں کو اکثر قبول فرما لیتا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۳۳ تا ۲۴۱)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ نسیمہ بیگم صاحبہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار ہیں۔ ہمہ وقت بستر پر پڑی رہتی ہیں۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ نماز اور قرآن شریف بھی لیٹ کر پڑھتی ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

عبدالرحمٰن دہلوی دارالصدر شمالی ربوہ

(۲) والد محترم چوہدری محمد انور صاحب ولد چوہدری محمد ابراہیم صاحب سکنہ چک نمبر ۱۰۱ جنوبی سرگودھا سیڑھیوں پر گرنے کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل صحت یاب کرے۔

(خاکسار چوہدری اشرف محمد فیضی ولد چوہدری محمد انور صاحب
گورنمنٹ ہائی سکول سرگودھا نمبر ۱)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور
تزکیہ نفس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے چھیاسی ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۸۶

دوسرے دن کا پہلا اجلاس

(۵)

روزمرہ کے مسائل فقہ
(نماز، طلاق، خلع۔ وراثت)

گھانا کے نمائندہ کی تقریر کے بعد محترم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے "روزمرہ کے مسائل فقہ (نماز طلاق۔ خلع وراثت)" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ دین قدیم اور ازلی ہے اور اسلام اس دین کی آخری اور مکمل شکل ہے اسلام میں زندگی کے ہر پہلو کے لئے ہدایات ہیں اس کا منبع اور ماخذ قرآن کریم ہے اور قرآن کریم قطعی اور یقینی کلام اللہ ہے اور شک اور آلائشوں سے پاک ہے۔ اس میں جو بات آگئی ہے اس سے ذرہ بھر انحراف جائز نہیں اس کے مطابق عمل اصل ایمان ہے اس کے دوسرے درجہ پر سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور سنت سے مراد آپ کی وہ عملی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن کریم کے ساتھ ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ رہے گی۔ تیسرے درجہ پر احادیث نبویہ ہیں اور احادیث نبویہ سے مراد وہ روایات ہیں جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑے معتبر ذرائع سے منسوب ہیں۔ پھر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ میں حکم عدل بن کر آئے ہیں اس لئے قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی تفسیر اور تشریح میں جو کچھ آپ نے فرمایا ہے وہ شرعی لحاظ سے واجب التعمیل اور مراتب قطعیہ کا درجہ رکھتا ہے۔ پانچویں درجہ پر خلفاء، صلحاء اور علماء امت کا اجتہاد ہے جن مسائل کے بارہ میں قرآن کریم سنت رسولؐ، احادیث نبویہؐ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی وضاحت نہیں ملتی ان کے بارہ میں اصول مقررہ کے تحت نصوص مذکورہ کی روشنی میں اجتہاد سے کام لے کر کوئی رائے قائم کی جائے گی۔ اپنے دائرہ کے لحاظ سے اس کی شرعی حیثیت بھی امت مسلمہ میں مسلّم ہے۔ یہ اجتہاد اپنے اپنے دائرہ میں مختص الزمان بھی ہو سکتا ہے اور مختص المکان بھی۔

محترم ملک صاحب نے ان اصولی باتوں کو بیان کرنے کے بعد نماز۔ طلاق، خلع اور وراثت سے متعلق بعض امور بیان فرمائے۔ آپ نے بتایا کہ کس بھول کے نتیجہ میں نماز میں سجدہ سہو کرنا ضروری ہے اور کون سی بھول معاف ہے۔ پھر امام اور مقتدی کا بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ سورہ فاتحہ سے پہلے جہراً یا سراً پڑھنا، نماز میں ادعیہ ماثورہ کے علاوہ اپنی زبان میں دعائیں بلند آواز سے پڑھنا، جمعہ یا عیدین کے موقع پر خطبہ اور نماز دو مختلف افراد کا پڑھانا، نماز باجماعت میں عورتوں کی صف بندی کا طریق۔ عورت کا امامت کرانا یا اذان دینا۔ نماز جنازہ اور مردہ کی تجہیز و تکفین میں عورتوں کی شرکت طلاق کب اور کیسے دی جائے تین طلاقوں کا مسئلہ اور اس کا پس منظر۔ خلع کی کون سی صورت میں قضاء عورت کو مہر دلوا سکتی ہے۔ خلع کی صورت میں مختلعہ کو کون کون سے حقوق سے دستبردار ہونا پڑتا ہے۔ ترکہ میں سے مرنے والے کی وصیت اور قرض کی ادائیگی کا طریق۔ کلالہ کے بھائی بہنوں کے حصول کا قرآن کریم میں دو مختلف جگہوں پر ذکر۔ دونوں میں فرق اور اس کی وجہ۔ اگر ایک مرنے والا بہت سا قرضہ چھوڑ جاتا ہے اور ترکہ کوئی نہ ہو تو قرضہ کی ادائیگی کی کیا صورت ہوگی؟ ان سب مسائل کے متعلق آپ نے احمدیت کے نقطۂ نظر سے اسلامی تعلیم بیان فرمائی اور مثالوں سے اس کی وضاحت فرمائی۔

تقریر کے تسلسل میں آپ نے بتایا کہ اجتہادی امور کے متعلق اصولی ہدایت یہ ہے کہ نہ تو زیادہ سوال کرنے چاہئیں اور نہ زیادہ کریدنے کی کوشش کرنی چاہیئے بس آسان آسان جو سمجھ میں آئے اس پر عمل کر لینا چاہیئے۔ تقویٰ ہو تو اسی میں رضائے الٰہی ہے اور یہی بابرکت راہ ہے۔

نمائندہ وفد سنگاپور کی تقریر

محترم ملک صاحب کی تقریر کے بعد مکرم عبدالحمید صاحب سالکین آف سنگاپور نے سنگاپور کے وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے اردو زبان میں مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نے پہلے سنگاپور کے احمدی بھائیوں اور بہنوں کا سلام حاضرین تک پہنچایا اور پھر فرمایا۔

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے اس جلسہ سالانہ کے روحانی اجتماع میں شرکت کی توفیق بخشی۔ مجھے ۳۹ء سے ۴۲ء تک قادیان میں رہنے اور تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ مجھے حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ اور حضرت مولوی عبدالرحمان صاحب فاضل ایسے اساتذہ ملے۔ ۳۹ء کا جلسہ سالانہ تاریخی جلسہ تھا اس موقع پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت پر ۲۵ سال گزرنے پر منعقد جوبلی روحانی جوش و خروش اور پرکیف ماحول میں منائی گئی مجھے اس میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

آپ نے فرمایا۔ قادیان میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد میں مختلف جگہوں پر ملازمت کرتا رہا لیکن ۷۳ء میں جب سنگاپور میں یہ قانون بنایا گیا کہ وہاں غیر ملکی مبلغ کام نہیں کر سکتے تو میں نے جماعت کا صدر اور مرکز میں تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے دنیوی مشاغل پر دینی کاموں کو ترجیح دی اور ملازمت سے فراغت حاصل کر کے اپنی استعداد اور صلاحیتوں کو جماعت کے لئے وقف کر دیا۔ اب میں حسب مقدور بعض جماعتی خدمات بجا لا رہا ہوں اور اس میں دلی طمانیت محسوس کرتا ہوں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز کی مساعی کو قبول فرمائے۔ ان میں برکت ڈالے اور سنگاپور کی جماعت کو غیر معمولی ترقی عطا فرمائے۔ آپ نے ان مبلغین کرام کے لئے بھی دعا کی تحریک کی جنہوں نے سنگاپور میں وقتاً فوقتاً نمایاں خدمات انجام دیں۔

(باقی)

اداریہ، بقیہ صفحہ ۲

بقیہ صفحہ ۲

جلسہ سالانہ کی روداد، کوائف اور ادارتی مقالوں میں قسط وار ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہے فی الوقت اس تعلق میں ایک ناقابل فراموش نہایت ہی ایمان افروز اور روح پرور منظر پر روشنی ڈالنا ہمارے مدنظر ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کو احباب جماعت کو اپنے اختتامی خطاب سے سرفراز فرمانے اور انہیں پرتاثیر و ہمہ مقبول دعاؤں سے نوازنے اور دلوں کو پگھلا دینے والی اجتماعی دعا کرانے کے بعد احباب کو رخصت فرمانے لگے تو حضور نے احباب کو ایک دفعہ پھر دعاؤں سے نوازتے ہوئے اپنا دایاں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے بہت بھاری دل اور نہایت بلند آواز سے احباب جماعت کو مخاطب کر کے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ" کہا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں سونپنے کی دعا دی۔ حضور کی زبان مبارک سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کی دعا سنتے ہی جلسہ گاہ میں موجود ہزاروں ہزار احباب پر وارفتگی کا عالم طاری ہو گیا وہ یکدم اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی فضا میں اپنے ہاتھ بلند کر کے وَعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہنے کے بعد مستانہ وار اسلامی نعرے بلند کرنے شروع کر دیئے۔

یہ ایک عجیب روح پرور منظر تھا جلسہ گاہ میں کھڑے ہوئے ایشیا و دنیا کے ہزاروں ہزار مخلصوں کے دونوں بازو فضا میں اٹھے ہوئے تھے اور وہ پورے جذبہ و جوش اور پوری قوت اور پورے زور کے ساتھ اللہ اکبر، اسلام زندہ باد۔ حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد، انسانیت زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ یہ نعرے لگوانے میں بیرونی ملکوں اور بالخصوص مغربی افریقہ کے احباب بھی بہت پیش پیش تھے۔ خاصی دیر تک جلسہ گاہ ان فلک شگاف اسلامی نعروں سے گونجتی رہی بالآخر حضور نے احباب کو بلند آواز سے مخاطب کر کے انہیں دعائیں دیتے ہوئے واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور انہیں بہت ہی رقت آمیز پیارے انداز میں رخصت فرمایا اور جلسہ گاہ سے بذریعہ موٹر کار قصر خلافت واپس تشریف لے گئے۔

اگرچہ یہ منظر جلد ہی ختم ہو گیا لیکن قلب و ذہن پر اس کی روح پرور یاد تازہ ہے اور تازہ رہے گی تا آنکہ اگلے سال ہمارا ۸۷واں جلسہ سالانہ آکر ان روح پرور نظاروں کو پھر ہماری آنکھوں کے سامنے لے آئے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔ وباللہ التوفیق۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ!

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ اکتوبر تا ۳۱ اکتوبر ۷۸ء

۱- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰-۰۰
۲- تنویر احمد صاحب رحیم یار خان	۱۰۰-۰۰
۳- سیدہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب لندن حال ربوہ	۱۰۰-۰۰
۴- سید سعادت شاہ صاحب عزیز آباد کراچی	۲۰۰-۰۰
۵- چوہدری عبدالرحمن صاحب بہلولپوری ربوہ	۲۰-۰۰
۶- محمد اسمٰعیل صاحب قریشی اُردو منزل راولپنڈی چھاؤنی	۱۵-۰۰
۷- سعیدہ رعنا ہاشمی صاحبہ گلبرگ لاہور	۱۰۰-۰۰
۸- عبدالمجید صاحب ولد محمد صادق صاحب سیالکوٹ	۲۰۰-۰۰
۹- ملک عبدالباسط صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۲۰-۰۰
۱۰- ماسٹر عبدالغفور صاحب بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان	۵۰-۰۰
۱۱- امۃ العزیز صاحبہ مصطفےٰ پارک اوکاڑہ	۱۰-۰۰
۱۱- امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب ٹی۔آئی کالج ربوہ	۵۰-۰۰
۱۳- منور احمد صاحب ہاشمی ابن طاہر احمد صاحب ہاشمی نور ہسپتال کراچی	۲۰۰-۰۰
۱۴- سلمیٰ ہاشمی صاحبہ بنت " " " "	۲۵-۰۰
۱۵- بخت بھری صاحبہ والدہ ملک عاشق محمد صاحب حویلی مجوکہ	۵۰-۰۰
۱۶- بیگم کرامت اللہ صاحب گلشن اقبال کراچی	۵۰-۰۰
۱۷- خلیفہ عبدالرحمن صاحب شارع مدرسہ کوئٹہ کینٹ	۱۰۰-۰۰
۱۸- سردار عبدالقادر صاحب چنیوٹ	۱۰-۰۰
۱۹- عطیہ شیریں صاحبہ کوئٹہ	۷۰-۰۰
۲۰- زہرہ بیگم صاحبہ لاہور چھاؤنی	۱۰-۰۰
۲۱- طاہرہ حامد صاحبہ "	۲۰-۰۰
۲۲- ایم۔ آر پرویز صاحب ربوہ	۵۰-۰۰
۲۳- نصیر احمد صاحب ابن جمال دین صاحب بہار کالونی کراچی	۳۰-۰۰
۲۴- عبدالرحمن صاحب دہلوی منجانب محمد عبداللہ خان صاحب مرحوم ربوہ	۱۰-۰۰
۲۵- ڈاکٹر ارشد محمود احمد صاحب ملتان	۵۰-۰۰
۲۶- موہناں مبشر صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ	۲۰-۰۰
۲۷- رشیدہ چوہدری مظفرالدین صاحب بنگالی ربوہ	۱۰-۰۰
۲۸- ملک مبشر احمد صاحب دارالنصر غربی "	۲۰-۰۰
۲۹- حکیم محمد افضل صاحب اوچ شریف	۱۰-۰۰
۳۰- فریدہ ملک صاحبہ آف امریکہ بذریعہ مرزا منظور الحسن صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ	۲-۰۰
۳۱- ناظمہ بشیر صاحبہ بنت چوہدری بشیر احمد صاحب "بیجیکو" ملتان	۲۰۰-۰۰
۳۲- صادقہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی	۵۰-۰۰
۳۳- اہلیہ صاحبہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ	۱۵-۰۰
۳۴- اہلیہ صاحبہ مرزا عبدالحمید صاحب "	۱۵-۰۰
۳۵- حامد جاوید صاحب ناٹھیانوالہ حال دوبئی	۲۰-۰۰
۳۶- صالحہ خانم صاحبہ دارالبرکات ربوہ	۱۰-۰۰
۳۷- بیگم کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰-۰۰
۳۸- آصفہ محمود صاحبہ دارالرحمت غربی "	۵۶-۰۰
۳۹- ناجرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر ضیاء الدین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰-۰۰
۴۰- کرنل جی۔ ایم۔ اقبال صاحب گلبرگ لاہور	۱۱۰-۰۰
۴۱- ڈاکٹر حامد عزیز الرحمن صاحب آف نیویارک	۳۹۲۲-۵۲
۴۲- چوہدری محمد ارشد صاحب اوہایو سٹیٹ امریکہ	۱۴۷-۶۲
۴۳- لیڈی ڈاکٹر ناصرہ ملک صاحبہ سیالکوٹ کینٹ	۱۰۰-۰۰
۴۴- محمد عاشق صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ساہیوال	۲۰-۰۰
۴۵- محمد اسمٰعیل صاحب اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ	۲۸-۰۰
۴۶- امۃ الحمید بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی ضیاء الحق خان صاحب خانپور ضلع رحیم یار خان	۵۰-۰۰
۴۷- ذکیہ خاتون صاحبہ کراچی	۳۰-۰۰
۴۸- محمد شفیع خان صاحب نجیب آبادی "	۱۱-۰۰
۴۹- مرزا عبدالحمید صاحب مرحوم "	۱۱-۰۰
۵۰- نواب بیگم شفیع صاحب "	۵۰-۰۰
۵۱- ڈاکٹر ملک عبدالغنی صاحب "	۲۵-۰۰
۵۲- محمد مسعود احمد صاحب قریشی "	۳۰-۰۰
۵۳- داؤد احمد قریشی صاحب "	۲۰-۰۰
۵۴- محمد صادق صاحب منجانب والدہ صاحبہ "	۳۰-۰۰
۵۵- امۃ الشافی صاحبہ بنت نعمت اللہ صاحب صدیقی "	۳۰-۰۰
۵۶- امۃ الحفیظ صاحبہ "	۲۵-۰۰
۵۷- ایس۔ ایم جلیل صاحب "	۵۰-۰۰
۵۸- ڈاکٹر احسان الحق صاحب "	۳۰-۰۰
۵۹- کرنل دلدار احمد صاحب "	۴۰-۰۰
۶۰- افتخار احمد صاحب "	۳۰-۰۰
۶۱- بشارت احمد رانا صاحب "	۲۰-۰۰
۶۲- صفیہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری ناصر احمد صاحب "	۵۰-۰۰
۶۳- لجنہ اماء اللہ دستگیر سوسائٹی "	۳۸۵-۰۰
۶۴- منصور احمد صاحب سشرما "	۳۰-۰۰
۶۵- شیخ مبارک احمد صاحب "	۱۲-۰۰
۶۶- بشریٰ صاحبہ اہلیہ محمد ابراہیم صاحب "	۵۰-۰۰
۶۷- صفیہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب رشید دارالفضل ربوہ	۵۰-۰۰
۶۸- احباب جماعت احمدیہ محمود آباد سندھ	۴۸-۰۰
۶۹- بیگم حسن آفتاب صاحب مری	۱۰۰-۰۰
۷۰- ملک یعقوب احمد صاحب ابن کرنل بشیر احمد صاحب مرحوم دوالمیال	۱۰۰-۰۰
۷۱- رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرحمن صاحب "	۱۰۰-۰۰
۷۲- کرم بی صاحبہ اہلیہ ملک عبدالمالک صاحب "	۱۰-۰۰
۷۳- بچگان ملک عبدالمالک صاحب "	۱۰-۰۰
۷۴- شیخ مبارک احمد صاحب کارکن انصاراللہ مرکزیہ ربوہ	۱۰-۰۰
۷۵- اہلیہ صاحبہ نثار احمد خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ "	۱۰-۰۰
۷۶- مولوی محمد اسحاق صاحب چک ۳۵ جنوبی سرگودھا	۱۰-۰۰
۷۷- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا چھاؤنی	۲۴-۰۰
۷۸- لجنہ اماء اللہ کوٹ کرم بخش	۶۰-۰۰
۷۹- فضیلت بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری رحمت اللہ صاحب مرحوم مع بچگان دارالبرکات۔ ربوہ	۱۰-۰۰
۸۰- چوہدری عطاء اللہ صاحب ایم اے نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ مع بچگان	۱۰-۰۰
۸۱- چوہدری رشید احمد صاحب چک 543/E.B وہاڑی	۵۰-۰۰
۸۲- صالحہ بیگم صاحبہ سادھوکے ضلع گوجرانوالہ	۲۰-۰۰
۸۳- فیض احمد صاحب چک 22/E.B ساہیوال	۲۰-۰۰
۸۴- راجہ بہادر خان صاحب مونگ ضلع گجرات	۲۵-۰۰
۸۵- محمد عباس صاحب سوک کلاں ضلع گجرات	۲۵-۰۰
۸۶- مولوی عبدالکریم صاحب جہلم شہر	۳۰-۰۰

(باقی)

درخواست دعا

میرے خالو جان مکرم محمد شریف خان صاحب (احمد سادا اینڈ فلور ملیشین) فیکٹری ایریا ربوہ طویل عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ شوگر بلڈ میں بھی ہو چکی ہے اور کمزوری بہت ہی زیادہ ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ مولیٰ حقیقی انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ان کا قیمتی وجود ہم میں تادیر سلامت رکھے۔ آمین

(منور احمد شاہد۔ جامعہ احمدیہ ربوہ)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ:
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل بغرض اعلان شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۸۰

میں بدر اسلام زوجہ میاں ناصر احمد صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپیہ۔
۲۔ زیور طلائی وصیت شدہ وزن ۱۰ تولہ۔
چوڑیاں ۴ عدد وزن ۱۰ تولہ۔
قیمت -/۱۲۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بدر اسلام زوجہ میاں ناصر احمد صاحب محلہ بازار۔ احمدیہ منزل وزیر آباد۔
گواہ شد۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔
گواہ شد۔ میاں برکت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد وزیر آباد۔

مسل نمبر ۲۳۸۸۱

میں فاطمہ بی بی بیوہ سید احمد صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۶۳ء ساکن مریدکے ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۷ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر -/۳۲ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۳ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فاطمہ بی بی بیوہ سید احمد صاحب مرحوم معرفت عمر حیات صاحب مکان نمبر ۴۰ کیتال پارک مریدکے ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ عمر حیات ولد چوہدری غلام رسول صاحب محلہ کیتال پارک مریدکے ضلع شیخوپورہ۔
گواہ شد۔ قاضی خورشید عالم ولد قاضی برکت علی صاحب کشمیری محلہ مریدکے پنڈ۔

مسل ۲۲۸۸۲

میں رسول بی بی زوجہ ماسٹر محمد یحییٰ صاحب قوم جدھڑ پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰ روپیہ
۲۔ سلائی مشین -/۲۵۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ رسول بی بی زوجہ ماسٹر محمد یحییٰ صاحب کوارٹر درویشاں ۵۲ محلہ دارالیمن وسطی ربوہ۔
گواہ شد۔ بشیر احمد ناصر ولد نذیر احمد صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔
گواہ شد۔ ماسٹر محمد یحییٰ ولد محمد عبداللہ (خاوند موصیہ) دارالیمن ربوہ۔

مسل نمبر ۲۲۸۸۶

میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری محمد اکرام صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دو مرلہ اراضی قیمت -/۲۰۰ واقع پکی کوٹلی
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰ روپیہ۔ اس کا دسواں حصہ ادا کر دیا گیا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فاطمہ بی بی زوجہ محمد اکرام صاحب پکی کوٹلی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ رحمت اللہ (پسر موصیہ) ولد محمد اکرام صاحب پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد۔ محمد اکرام ولد حکیم محمد حسین صاحب پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۸۸۸

میں منیرہ صادقہ زوجہ فاروق احمد صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۳۰۰۰ روپیہ
۲۔ زیور طلائی ۱۲ تولہ -/۲۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ منیرہ صادقہ زوجہ فاروق احمد صاحب معرفت فاروق کٹلری ہاؤس ۲۰۵ ... آباد نظام آباد وزیر آباد۔
گواہ شد۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔ وصیت نمبر ۱۰۳۸۲۔
گواہ شد۔ ماسٹر عنایت اللہ سیکرٹری امور عامہ وزیر آباد۔ وصیت نمبر ۱۰۹۹۸۔

مسل نمبر ۲۳۸۸۹

میں بیگم بی بی زوجہ میاں محمد بخش صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال بیعت ۱۹۲۲ء ساکن وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰ روپیہ
۲۔ زیور طلائی بالیاں ۱ تولہ -/۲۰۰ روپیہ
۳۔ نقد -/۵۰۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بیگم بی بی زوجہ محمد بخش صاحب احمدیہ منزل۔ وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیر آباد۔
گواہ شد۔ میاں برکت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد وزیر آباد۔

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنے کاروبار اور تجارت کو فروغ دیجئے ۔۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیامگاہ مستورات جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء کی مختصر رپورٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس سال بھی ہمارا جلسہ سالانہ روایتی شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۷۸ء کو جلسہ سالانہ شروع ہوا اور ۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کو اسلام کی سربلندی کے لئے سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا، الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے ۲۲ دسمبر سے ہی مہمان آنا شروع ہو گئے اور یہ سلسلہ ۲۸ دسمبر تک جاری رہا۔ شمع احمدیت کے پروانے پاکستان کے علاوہ دنیا کے مشرق و غرب اور شمال و جنوب سے اس عظیم للّٰہی جلسہ میں شمولیت کے لئے مرکز احمدیت میں جمع ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور خطبات سے مستفیض ہو کر اور علم و عرفان کے موتیوں سے اپنے دامن بھر کر اور نیا عزم لے کر دعائیں کرتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (خواتین) مہمانوں کو ٹھہرانے کا انتظام تین قیام گاہوں میں کیا گیا:۔

قیامگاہ نمبر۱:۔ لجنہ ہال، ملحقہ برآمدے، ۹ شامیانوں اور ۷۹ چھولداریوں پر مشتمل تھی۔

قیامگاہ نمبر۲:۔ مہمان خانہ مستورات

قیامگاہ نمبر۳:۔ گیسٹ ہاؤس قصر خلافت۔ اس میں غیر ملکی خواتین نے قیام کیا۔

عورتوں کے قیام و طعام کی نگران مکرمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ تھیں۔

منتظمات:۔

قیامگاہ مستورات نمبر۱ کی منتظمہ مکرمہ امۃ الشکور نیر اور نائبہ مکرمہ امۃ الواسع ندرت تھیں۔

قیامگاہ مستورات نمبر۲ کی منتظمہ مکرمہ مسز نعیم حمید صاحبہ تھیں اور ان کی نائبات مس رشیقہ سعدیہ اور مس حفیظہ محمود صاحبہ تھیں۔

قیامگاہ مستورات نمبر۳ کی منتظمہ مکرمہ امۃ الحکیم عائشہ تھیں۔ اس قیام گاہ میں امسال ۱۴ غیر ملکی خواتین نے قیام کیا۔

سب منتظمات نے نہایت ذمہ داری، شوق اور لگن سے مہمانوں کی خدمت کی۔ مہمانوں کی ہر ضرورت اور آرام کا ممکنہ حد تک خیال رکھا۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔

۲۱ دسمبر ۳ بجے سہ پہر تمام کارکنات کی حاضری لی گئی۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے منتظمات کو ضروری ہدایات دیں۔

۲۳ دسمبر تین بجے سہ پہر تمام کارکنات کی حاضری لی گئی۔ کارکنات بیج لگا کر ڈیوٹی پر حاضر ہو گئیں۔ حضرت سیدہ صدر صاحبہ مرکزیہ نے قیامگاہوں کا معائنہ فرمایا۔

کارکنات کی حاضری ۶۸ اور ۸۰ فیصد کے درمیان رہی۔

دفتر ناظمہ:۔

قیام گاہوں کے جملہ انتظامات دفتر ناظمہ کے تحت ہوتے ہیں۔ ۲۱ دسمبر کو دفتر ناظمہ کھولا گیا۔ یہ دفتر ۳۰ دسمبر تک ۲۴ گھنٹے کھلا رہا۔ انچارج دفتر مکرمہ صفیۃ الرحمٰن صاحبہ تھیں۔ مکرمہ حمیدہ صابرہ صاحبہ دختر مکرم ڈاکٹر فیض علی صاحب صابر مرحوم نے ناظمہ قیام گاہ مستورات کے فرائض انجام دیئے۔ آپ کو ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف تھی لیکن اس کے باوجود آپ ڈیوٹی پر موجود رہیں اور آپ کی بروقت ہدایات سے تمام امور بخوبی انجام پاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

قیامگاہوں میں کام کو درج ذیل شعبوں میں تقسیم کیا گیا:۔

شعبہ استقبال، شعبہ تقسیم کھانا، شعبہ آب رسانی، شعبہ صفائی، شعبہ خدمت خلق، شعبہ طبی امداد، شعبہ سٹور و روشنی اور شعبہ اجرائے پرچی۔

شعبہ استقبال:۔

اس شعبہ کی کارکنات نے مسکراتے چہروں سے مہمانوں کا پرتپاک استقبال کیا۔ ان کو مع سامان مقررہ جگہ پر پہنچایا۔ دوران قیام مہمانوں کی ملاقاتیں کروائیں اور پھر جلسہ کے اختتام کے بعد ان کے سامان کی چٹیں تیار کر کے ان کو الوداع کہا۔

شعبہ تقسیم کھانا:۔

اس شعبہ کے تحت کام بہت اچھا رہا۔ عمدہ کھانا بروقت پہنچتا رہا۔ کھانا لانے والے کارکن بھی بڑا تعاون کرتے رہے۔

شعبہ آب رسانی:۔

شعبہ آب رسانی کا کام بھی بڑا تسلی بخش رہا۔ قیام گاہ نمبر۱ میں ٹینکر والوں نے اس دفعہ بہت مدد کی اور بار بار آ کر پانی بھرتے رہے۔ قیام گاہ نمبر۲ میں پانی کی ٹینکیوں کے باعث پانی کی بالکل کمی نہ ہوئی۔

شعبہ صفائی:۔

تمام عملے کی کوششوں کی وجہ سے اس شعبہ کا کام بھی بہت اچھا رہا۔

شعبہ خدمت خلق:۔

اس شعبہ کے تحت پہرہ اور نگرانی کا کام بھی تھا۔ منتظمات اور نائبات مہمانوں کے سامان کی حفاظت کے لئے باری باری ڈیوٹی دیتی رہیں۔

شعبہ طبی امداد:۔

امسال خدا تعالیٰ کے فضل سے طبی امداد کے لئے لیڈی ڈاکٹرز کی خدمات وافر رنگ میں ملیں۔ قیام گاہ نمبر۱ میں مکرمہ ڈاکٹر زبیدہ طاہر صاحبہ اور مکرمہ ڈاکٹر کشور آرا نذیر صاحبہ اپنی معاونات کے ساتھ مریضوں کو دیکھتی اور ادویات دیتی رہیں۔ قیام گاہ نمبر۲ میں ڈاکٹر امۃ الحفیظ خیر البشر اپنی معاونات کے ساتھ ڈیوٹی دیتی رہیں۔ فوری ضرورت کے وقت فضل عمر ہسپتال کے عملہ نے اپنا بھرپور تعاون پیش کیا۔ فجزاھم اللہ

شعبہ سٹور و روشنی:۔

۲۲ دسمبر کو سٹور کھولا گیا۔ آدھا سامان قیام گاہ نمبر۱ میں منتقل کیا گیا۔ ۲۹ دسمبر کو قیام گاہ نمبر۱ سے سامان دوبارہ سٹور میں جمع کر دیا گیا۔

نائب افسر جلسہ سالانہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب گاہے بگاہے قیام گاہوں میں تشریف لا کر پیش آنے والی مشکلات دور کرتے رہے۔

مردانہ نظامت میں مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر اور ان کے عملہ کے بہترین تعاون سے ہمیں جملہ انتظامات میں بڑی سہولت رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور سب کارکنات کو بھی جزائے خیر سے نوازے اور خدمت خلق کا جذبہ ترقی پذیر رکھے۔ آمین

۳۰ دسمبر کو بارہ بجے دوپہر حضرت سیدہ صدر صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے اچھا کام کرنے والی کارکنات میں سندات حسن کارکردگی تقسیم فرمائیں اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

(نصیرہ صادقہ۔ گوجرانوالہ)

دانت مت نکلوائیے
ورنہ عمر بھر اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی
اینٹی پائیوریا　ANTI PYORRHEA.　قیمت ۱۵/-
اینٹی کیریز　ANTI CARIES.　قیمت ۱۵/-
پائیوریا منجن　PYORRHEA POWDER.　قیمت ۴/-
ٹوتھ کیور　TOOTH CURE.　قیمت ۲/-
دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت حاصل کریں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ فون ۷۰۶

نئی آبادی دار الشکر
نزد فیکٹری ایریا ربوہ بطرف طاہر آباد نہایت باموقع سیلاب سے محفوظ پرسکون ماحول میں کنال اور دس مرلہ کے پلاٹس برائے فروخت فوری رجسٹری فوری قبضہ کے اصول پر موجود ہیں۔ احباب سنہری موقع سے فائدہ اٹھائیں نیز ربوہ کے محلہ جات اور ساہیوال روڈ پر محلہ دار الرحمت غربی سے دو فرلانگ بطرف مغرب برلب سڑک رہائشی و کاروباری پلاٹس برائے فروخت موجود ہیں۔
ہمدرد پراپرٹی ڈیلرز رجسٹرڈ چوک رحمت بازار ربوہ
فون نمبر ۵۴۲

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴